# 47756 ـ ملتزم كيا ہے، اور وہاں دعا كی كيا كفيت ہے ؟

**سوال**

ملتزم كيا چيز ہے، اور وہاں دعا كيسے كی كيفيت كيا ہو گی ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

ملتزم كعبہ ميں ايك جگہ كا نام ہے، اور يہ جگہ حجر اسود سے ليكر كعبہ كے دروازے تك ہے، اور التزام يا ملتزم كا معنى چمٹنا ہے، كيونكہ يہاں دعا كرنے والا شخص اپنا چہرہ، ہتھيلياں، اور بازو لگاتا اور چمٹاتا ہے، اور جو چاہے وہ يہاں آسانی سے دعا كرتا ہے.

اور اس ميں كوئى مخصوص دعا نہيں جو مسلمان شخص يہاں مانگے بلكہ جو بھی چاہے دعا كر سكتا ہے، اور كعبہ ميں داخل ہوتے وقت بھی ملتزم پر جايا جا سكتا ہے ( اگر جانا ميسر ہو ) اور طواف وداع كرنے سے پہلے بھی كر سكتا ہے، اور يا پھر كسی بھی وقت وہ ملتزم پر جا كر دعا كر سكتا ہے اس كے كوئى خاص وقت مقرر نہيں.

ليكن دعا كرنے والے شخص كو چاہيے كہ وہ دوسروں كو تنگ نہ كرے اور نہ ہی اتنی لمبا عرصہ وہاں چمٹا رہے كہ دوسرے لوگوں كو موقع ہی نہ ملے، اور اسی طرح وہاں دھكم پيل كرنا بھی جائز نہيں، اور يہاں جانے كے ليے لوگوں كو اذيت سے دوچار كرنا بھی جائز نہيں ہے، اس ليے ديكھےكہ اگر وہاں رش نہيں اور فرصت ہے تو وہاں جا كر دعا كر لے، اور اگر موقع نہ ملے تو پھر اس كے ليے طواف اور نماز كے سجدوں ميں ہی دعا كرنا كافی ہے.

ملتزم پر چمٹنے كے متعلق صحابہ كرام رضی اللہ عنہم سے جو مروى ہے اس ميں صحيح ترين يہی ہے كہ:

عبد الرحمن بن صفوان رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ جب رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فتح مكہ كيا تو ميں كہنے لگا:

ميں اپنا لباس زيت تن ضرور كرونگا، كيونكہ ميرا گھر راستے كے اوپرتھا اور ميں ديكھوں گا كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ كيا كرتے ہيں، چنانچہ ميں گيا تو ديكھا كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم اور ان كے صحابہ كعبہ كے اندر سے باہر آئے، اور انہوں نے بيت اللہ كو دروازے سے ليكر حطيم تك استلام كيا اور بوسہ ليا، اور انہوں نے اپنے رخسار بيت اللہ پر ركھے ہوئے تھے،اور رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم ان كے درميان تھے "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 1898 ) مسند احمد حدیث نمبر ( 15124 )

اس کی سند میں یزید بن ابو زیاد ہے، ابن معین اور ابو حاتم اور ابو زرعۃ وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے.

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نے عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ طواف کیا اور جب ہم کعبہ کے پچھلی طرف آئے تو میں نے کہا: کیا تم پناہ نہیں مانگو گے ؟ تو وہ کہنے لگے: ہم آگ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر وہاں سے چلے حتی کہ حجر اسود کا استلام کیا اور دروازے اور کونے کے درمیان کھڑے ہو کر اپنا سینہ اور چہرہ اور دونوں بازو اور ہتھیلیاں کعبہ کے ساتھ اس طرح لگائیں اور انہیں کھول کر رکھا، پھر کہنے لگے:

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 1899 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 2962 ) اس کی سند میں مثنی بن الصباح ہے جسے امام احمد اور ابن معین اور ترمذی اور نسائی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے، یہ دونوں حدیثیں ایک دوسرے کی شاہد ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر ( 2138 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

" حجر اسود اور دروازے کے درمیان ملتزم ہے "

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر وہ پسند کرے تو ملتزم - حجر اسود اور دوازے کے درمیان جگہ - پر آئے اور وہاں اپنا سینہ اور چہرہ اور بازو اور ہتھیلیاں رکھے، اور اللہ تعالی سے اپنی ضروریات طلب کرتا ہوا دعا کرے، وہ چاہے تو طواف کرنے سے قبل ملتزم پر آسکتا ہے اور چاہے تو بعد میں، طواف وداع اور اس سے پہلے ملتزم پر جانے میں کوئی فرق نہیں.

صحابہ کرام جب مکہ داخل ہوتے تو وہ ایسا ( ملتزم پر جاتے ) کیا کرتے تھے، اور اگر چاہے تو ابن عباس سے منقول درج ذیل ماثور دعا پڑھے:

" اللهمَّ إني عبدك وابن عبدك وابن أمتك حملتني على ما سخرتَ لي مِن خلقك وسيرتَني في بلادك حتى بلغتَني بنعمتِك إلى بيتِك وأعنتَني على أداء نسكي فإنْ كنتَ رضيتَ عني فازدَدْ عني رضا وإلا فمِن الآن فارضَ عني قبل أنْ تنآى عن بيتك داري فهذا أوان انصرافي إنْ أذنتَ لي غير مستبدلٍ بك ولا ببيتِك ولا راغبٍ عنك ولا عن بيتِك اللهمَّ فأصحبني العافيةَ في بدني والصحةَ في جسمي والعصمة في ديني وأحسن منقلبي وارزقني طاعتك ما أبقيتَني واجمع لي بين خيري الدنيا والآخرة إنك على كل شيء

قدیر "

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، تو نے مجھے اپنی مخلوق میں سے میرے لیے مطیع کردہ مخلوق پر سوار کرایا، اور تو نے مجھے اپنے شہروں میں چلایا، حتی کہ مجھے تیری نعمت کے ساتھ تیرے گھر بیت اللہ تك پہنچایا، اور مناسك حج اور عمرہ ادا کرنے میں تو نے میری اعانت و مدد کی.

اگر تو مجھ سے راضی ہے تو میرے لیے اپنی رضامندی میں اور اضافہ کر وگرنہ ابھی مجھ سے راضی ہو جا قبل اس کے کہ میں تیرا گھر چھوڑ کر اپنے گھر واپس جاؤں، اگر تو مجھے جانے کی اجازت دے تو یہ میرے جانے کا وقت ہے، نہ تو میں تیرے علاوہ کسی اور کو چاہتا ہوں، اور نہ ہی تیرے بیت اللہ کے علاوہ کوئی اور گھر چاہتا ہوں، اور نہ ہی تجھ اور نہ ہی تیرے گھر بیت اللہ سے بے رغبتی برتتا ہوں.

اے اللہ میرے بدن کو عافیت عطا فرما، اور میرے جسم کو صحت دے اور میرے دین کو عصمت عطا کر، اور میرا واپس پلٹنا بہتر اور اچھا کر دے، اور مجھے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی توفیق نصیب فرما جب تك میری زندگی ہے، اور میرے لیے دین و دنیا کی بھلائی جمع کر دے، یقینا تو ہر چیز پر قادر ہے "

اور اگر وہ بیت اللہ کے دروازے کے قریب کھڑا ہو ملتزم کے ساتھ چمٹے بغیر دعا کرے تو یہ بہتر ہے "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیہ ( 26 / 142 ـ 143 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے، حالانکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ( یعنی اس سلسلے میں وارد شدہ احادیث کو ضعیف مانتے ہوئے، کوئی حدیث صحیح وارد نہیں ) بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسا کرنا ثابت ہے.

تو کیا ملتزم کے ساتھ چمٹنا سنت ہے ؟

اور اس کا وقت کیا ہے ؟

اور آیا کہ یہ آتے وقت کیا جائیگا، یا کہ واپس جاتے وقت، یا کہ ہر وقت ہو سکتا ہے ؟

علماء کرام کے ہاں اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ: اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے صحیح حدیث ثابت نہیں، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ جاتے ہوئے ایسا کرتے تھے.

فقہاء کرام کا کہنا ہے کہ: حاجی وہاں سے واپس آتے وقت ایسا کرے اور ملتزم کے ساتھ چمٹ کردعا کرے، ملتزم دوازے اور حجر اسود کے درمیان کی جگہ کو کہا جاتا ہے....

اس بنا پر ملتزم کے ساتھ چمٹنے میں کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں کسی کو تنگی اور اذیت نہ پہنچتی ہو "

دیکھیں: الشرح الممتع ( 7 / 402 ـ 403 ).

واللہ اعلم .